خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 17- مارچ 1999ء - 28 ذی قعدہ 1419 ہجری - 17- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 61

اللہ کا ولی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے میں اسے جنگ کا چیلنج دے دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے ولی وہ ہیں جو متقی ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے دوست۔ پس یہ کیسی نعمت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف سے خدا کا مقرب کہلائے۔ آج کل زمانہ کس قدر پست ہمت ہے۔ اگر کوئی حاکم یا افسر کسی کو یہ کہدے کہ تو میرا دوست ہے' یا اس کو کرسی دے اور اس کی عزت کرے' تو وہ شیخی کرتا ہے۔ فخر کرتا پھرتا ہے' لیکن اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے (-) کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے' اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض' دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ' پاؤں' حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

ولی اللہ بننے کا طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار "بدر" قادیان اوائل 1909ء میں اپنے دورۂ ضلع گورداسپور کے دوران سیکھواں' تلونڈی جھنگلاں' ہرسیاں اور علی وال کے بزرگوں سے ملاقات کے بعد 2- مارچ کو دھرم کوٹ بگہ پہنچے تو انہیں میاں بدرالدین صاحب نے بتایا کہ جب ہم پہلی دفعہ حضرت کی خدمت میں پیش ہوئے اور بیعت کی تو آپ نے ہم کو نصیحت کی کہ

"خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ دیکھو جو بکری دودھ نہیں دیتی اور خالی چارہ کھاتی ہے وہ ضرور ہے کہ کسی وقت قصاب کے حوالہ کی جاوے۔ جو بیل خالی کھڑا رہے اور کچھ کام نہ کرے وہ بھی قصاب کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا پتہ نہیں کہ کب ختم ہو جاوے۔ ہر وقت خدا کا خوف دل میں رکھو۔ کسی کا بنّہ (حد زمین) نہ توڑو اور توڑے

تو خاموش رہو۔ صرف خدا کے بن جاؤ۔ تم ولی اللہ ہو جاؤ گے۔

(اخبار "بدر" قادیان 18- مارچ 1909ء

اولیاء ایمان اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سورہ یونس آیت نمبر 63 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ اس آیت میں اولیاء کی صفت بتائی ہے۔ کہ وہ ایمان میں کامل اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ولایت کی تشریح فرمائی ہے۔ اور وہ گویا اس آیت کی تفسیر ہے۔ پس میں اسے بھی اس جگہ بیان کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔ (-)

یعنی جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو لایا جاوے گا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور تین قسموں میں انہیں تقسیم کیا جائے گا پہلے ایک قسم کا ایک آدمی لایا جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ کہ اے میرے بندے تو نے (نیک) اعمال کس وجہ سے کئے تھے۔ وہ عرض کرے گا۔ کہ اے میرے رب آپ نے جنت پیدا کی اور اس کے درخت اور پھل پیدا کئے اور نہریں پیدا کیں اور اس کی حوریں اور اس کی نعمتیں اور جو کچھ بھی آپ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ سب کچھ بنایا۔ پس میں نے ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ اسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے صرف جنت کی خاطر نیک اعمال کئے سو یہ جنت ہے۔ اس میں داخل ہو جا۔ اور یہ میرا فضل ہی ہے۔ کہ میں نے تجھ کو آگ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی فضل ہے۔ کہ میں تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اور اس کے ساتھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر دوسری قسم کے آدمیوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا۔ کہ اے میرے بندے تو نے نیک اعمال کس غرض سے کئے تھے۔ وہ جواب دے گا۔ کہ اے میرے رب تو نے دوزخ پیدا کی اور اس کی بیڑیاں اور اس کی شعلہ زن آگ اور اس کی باد سموم اور گرم پانی۔ اور جو کچھ بھی تو نے اپنے نافرمانوں اور دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے۔ پیدا کیا۔ پس میں نے ان چیزوں سے ڈرتے ہوئے شب بیداری کی اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے یہ کام صرف میری آگ سے ڈرتے ہوئے کئے تھے۔ پس میں نے تجھے آگ سے آزاد کیا۔ اور اپنے فضل سے تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جاوے گا۔ اس کے بعد تیسری قسم کے لوگوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ اے میرے بندے تو نے (نیک) کام کس وجہ سے کئے تھے۔ وہ جواب دے گا۔ اے میرے رب تیری محبت کی وجہ سے اور تیرے ملنے کے اشتیاق میں۔ تیری عزت کی قسم میں راتوں کو جاگا۔ اور دن کو میں نے روزے رکھے۔ صرف تیرے اشتیاق اور تیری محبت میں پس مبارک اور بلند و بالا خدا اسے فرمائے گا۔ اے میرے بندے تو نے یہ تمام نیک کام میری محبت اور میری ملاقات کے شوق کی وجہ سے کئے تھے۔ سو اپنا بدلہ لے۔ اور اللہ جلّ جلالہ اس شخص کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔ اور سارے پردوں کو اپنے چہرے سے دور کر دے گا۔ اور اس کے سامنے آجائے گا۔ اور کہے گا اے میرے بندے۔ لے میں یہ موجود ہوں میری طرف دیکھ۔ پھر فرمائے گا۔ میں نے اپنے فضل سے تجھے آگ سے آزاد کیا۔ اور جنت کو تیرے لئے جائز کرتا ہوں۔ اور فرشتوں کو تیرے پاس بھیجوں گا۔ اور میں خود تجھے سلام کہوں گا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جائے گا۔

تفسیر کبیر جلد سوم ص 100 تا 101)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر18

(سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو)

عافیت مانگو

حضور ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔

حضور نے ان سے پوچھا کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہاں میں نہ دینا۔ حضور نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہئے۔

(۔) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابی نے یہ دعا مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔

(کامل ابن عدی جلد 7 ص 177 طبع ثالث 1984ء دارالفکر بیروت)

امین کامل

حضرت عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن مدینہ میں حضورؐ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی جب حضورؐ نے سلام پھیرا تو حضورؐ جلدی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حجرہ کو چلے گئے۔ حضورؐ کے اس طرح جلدی سے اٹھ کر چلے جانے سے لوگ گھبرا گئے (یہ بات حضورؐ کے معمول کے خلاف تھی) پھر حضورؐ باہر ان کے پاس آئے اور حضورؐ نے محسوس کیا کہ آپؐ کے اس طرح جلدی سے چلے جانے پر صحابہؓ نے تعجب کیا ہے اس لئے حضورؐ نے انہیں فرمایا کہ (نماز پڑھتے ہوئے) مجھے یاد آیا کہ کچھ سونا ہمارے ہاں پڑا ہوا ہے (اور تقسیم ہونے سے رہ گیا ہے) اور میری طبیعت پر یہ بات ناگوار گزری کہ وہ (بغیر تقسیم ہوئے) میرے پاس پڑا رہے (اس لئے میں اندر گیا) اور حکم دیا کہ اس کو تقسیم کر دیا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب من صلی بالناس)

تبرک کے دلدادہ

حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں سے آپؐ نے کچھ پیا۔ اس وقت آپؐ کے دائیں جانب ایک نوجوان بیٹھا تھا جو سب حاضرین مجلس میں سے صغیر السن تھا اور آپؐ کے بائیں طرف بوڑھے سردار بیٹھے تھے۔ پس آپؐ

نے اس نوجوان سے پوچھا کہ اے نوجوان کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں۔ اس نوجوان نے جواب دیا کہ یارسول اللہ میں آپؐ کے تبرک کے معاملہ میں کسی اور کے لئے اپنا حق نہیں چھوڑ سکتا۔ اس پر آپؐ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المساقاۃ باب من رأی صدقۃ الماء)

انڈہ واپس رکھ دو

حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے راستے میں ایک جگہ ایک پرندے نے انڈہ دیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھالیا۔ پرندہ آیا اور آنحضرت ﷺ کے اوپر اضطراب اور تکلیف کے ساتھ اڑنا شروع کر دیا۔

حضور نے فرمایا تم میں سے کس نے اس کا انڈہ چھین کر تکلیف پہنچائی ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس کا انڈہ اٹھالیا ہے۔ فرمایا اس پر رحم کرو اور انڈہ وہیں رکھ دو۔

(الادب المفرد۔ امام بخاری باب رحمۃ البہائم)

ہدایت کی دعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو جو دوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ دوس قبیلہ نے (آپؐ کی) سخت نافرمانی کی ہے اور اللہ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے حضورؐ اب ان کے لئے بددعا کریں۔ حضورؐ نے ان کی بات سنی اور قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے۔ حضورؐ کو صحابہؓ نے یوں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دیکھا تو سوچا کہ دوس قبیلہ اب ہلاک ہو گیا لیکن حضورؐ نے اس موقع پر یہ دعا کی کہ اے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس لے آ۔ اے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور ان کو مجھے لا دے۔

(الفتح الربانی جلد 22 ص 25)

غزل

دل دُعا اور دکھ دیا نہ ہُوا
آدمی کیا ہے پھر ہُوا نہ ہُوا

دیکھتے رہیے ٹوٹتے رہیے
کیا یہاں ہو رہا ہے کیا نہ ہُوا

ہائے اس آدمی کی تنہائی
جسکا دنیا میں اِک خدا نہ ہُوا

ہائے وہ دل شکستہ تر وہ دل
ٹوٹ کر بھی جو آئینہ نہ ہُوا

جو بھی تھا عشق اپنے حال سے تھا
ایک کا اجر دوسرا نہ ہُوا

اس کو بھی خواب کی طرح دیکھا
جو ہمارے خیال کا نہ ہُوا

جب سمجھنے لگے محبّت کو
پھر کسی سے کوئی گِلہ نہ ہوا

دل بہ دل گفتگو ہوئی پھر بھی
کوئی مفہوم تھا ادا نہ ہُوا

کربلا کیا ہے کیا خبر اسکو
جس کے گھر میں یہ واقعہ نہ ہُوا

اور کیا رشتۂ وفا ہوگا
یہ اگر رشتۂ وفا نہ ہُوا

دیکھ کر حسن اس قیامت کا
جو فنا ہو گیا فنا نہ ہُوا

کوئی تو ایسی بات تھی ہم میں
یونہی یہ عہد مُبتلا نہ ہوا

ایسے لوگوں سے کیا سخن کی داد
حرف ہی جنکا مسئلہ نہ ہوا

اب غزل ہم کسے سنانے جائیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

عبیداللہ علیم

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات 19- مئی 1995ء
مرتبہ- یوسف سلیم ملک صاحب

دینی احکامات انسانی فطرت کے مطابق ہیں

اس سوال پر کہ مذہب کی صداقت کے بارہ میں عمومی طور پر ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ مذہبی احکامات اور تعلیمات انسانی ضمیر اور کانشنس کو اپیل کرتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سائل سے دریافت فرمایا کہ کون یہ دلیل دیتا ہے اس نے عرض کیا عمومی طور پر یہی کہا جاتا ہے ہماری اپنی کتابوں میں یہ موجود ہے۔ کہ (دین حق) نے جو احکامات دیئے ہیں وہ انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ حضور انور نے فرمایا تو پھر آپ (دین حق) کی بات کریں۔ آپ تو مذہب کی بات کر رہے ہیں حالانکہ باقی مذاہب والے تو یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتے مثلاً عیسائیت کہتی ہے اگر تمہارے ایک گال پر کوئی تھپڑ مار دے تو تم دوسرا بھی اس کے آگے کر دو تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا آج کوئی عیسائی دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ تعلیم انسانی فطرت کے مطابق ہے اس لئے اس کو قبول کر لو۔ البتہ (دین حق) کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس نے جو احکامات دیئے ہیں وہ فطرت کے مطابق ہیں۔

سوال کرنے والے دوست نے یہ بھی پوچھنا چاہا کہ دین حق کے بارہ میں تو یہ دعویٰ درست ہے انسانی ضمیر اور کانشنس ان کو مانتی ہے اور انسانی اعمال پر یہ پوری طرح اطلاق پاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ایک مشہور حدیث بھی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا الاثم ماحاک فی صدرک (یعنی گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے) لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کانشنس تو بدیہی طور پر کوئی چیز ہے نہیں۔ یہ تو وہ اثرات ہیں جو ماحول اور تربیت کے نتیجہ میں انسان کے لاشعور پر ثبت ہو جاتے ہیں اور اس صورت میں ان کا سب انسانوں پر ایک جیسا ردعمل ہوتا ہے مثلاً ایک آدم خور ہے اس کو آدمی کا گوشت کھاتے وقت کوئی کراہت نہیں آتی یا ایک شخص جو تقیہ کو مانتا ہے اسے اپنے اس تصور کی وجہ سے جھوٹ بولتے ہوئے کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی اور اس کا ضمیر اس کو کوئی ملامت نہیں کرتا اس صورت میں اس دلیل کی کیا وقعت ہے۔ حضور انور نے جواباً فرمایا میں آپ کی دلیل کو سمجھ گیا ہوں میرے نزدیک اس کی کوئی وقعت اس لئے نہیں ہے کہ آپ نے جو شواہد اپنی دلیل کے حق میں پیش کئے ہیں ان کو کرید کر دیکھیں تو ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ فطرت انسانی تمام انسانوں میں قدر مشترک ہے اور اسی طرح قدر مشترک ہے جس طرح ایک حیوان گوشت خور ہے اور ایک بکری گوشت خور نہیں ہے اور اس کا ماحول سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے اور اس کے خلاف جو دلائل قائم کئے گئے ہیں ان کو مزید کریدیں تو ان ہی میں ان کی نفی موجود ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آدم خور ایک دوسرے کو نہیں کھاتے اور ایک شخص جو جھوٹا ہے اور جھوٹ بولنا پسند کرتا ہے وہ اپنے متعلق جھوٹ کیوں پسند نہیں کرتا اور سوسائٹی میں ایک بدکار آدمی اپنی بہن اور ماں وغیرہ کے ساتھ زیادتیاں برداشت نہیں کرتا۔ اگر خدا نہیں ہے۔ فطرت کی آواز نہیں ہے تو اس کے خلاف ردعمل کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ باتیں جو آپ نے بیان کی ہیں وہ دراصل مصنوعی ہیں۔ ماحول وقتی طور پر فطرت کے اوپر مٹی ڈال دے تو ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔

انسانی فطرت کا بنیادی تصور

فطرت ہر انسان میں قدر مشترک ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو جو تعلیم دی ہے اس کے متعلق بنیادی طور پر قرآن کریم میں یہ فرمایا گیا ہے اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کل مولود یولد علی الفطرۃ گویا یہ دونوں چیزیں ایک جگہ اکٹھی ہو گئی ہیں۔ قرآن کریم نے جو حقیقت بیان فرمائی ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تشریح فرما دی کہ اس فطرت کے اوپر دوسرے رنگ کئے جا سکتے ہیں۔ جس فطرت کی ہم بات کر رہے ہیں وہ ایک انسان کی وہ فطرت ہے جو زمان اور مکان سے آزاد فطرت ہے لیکن اس فطرت پر زمانی اور مکانی تقاضوں کے ایسے رنگ چڑھائے جا سکتے ہیں جو تمہیں دکھائی نہ دیتے ہوں چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ اس معصوم بچہ کو جو فطرت صحیحہ لے کر آیا تھا اس کے ماں باپ یہودی بھی بنا دیتے ہیں اور نصرانی بھی بنا دیتے ہیں۔

انسانی فطرت کا بنیادی مظہر

فرائیڈ نے اس حقیقت کو اپنی طرف سے مذہب کے خلاف استعمال کیا ہے۔ اس نے مذہب کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ کوئی فطرت ہے کوئی شرافت ہے تم مجھے بچے دو میں ان کو نبی بھی بنا سکتا ہوں اور بدکار بھی بنا سکتا ہوں۔ اس کا نبی بنانے کا دعویٰ تو محض جھوٹا ہے لیکن اس کا یہ دعویٰ کہ میں بچے کو بدکار بنا سکتا ہوں یہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ وہ خود بھی بدکار تھا بدکار بنا سکتا تھا لیکن یہ کہ وہ کسی کو پاک باز نبی بنا دیتا یہ ناممکن تھا ہاں اس کے مذہب کے اوپر اثرات ڈال سکتا تھا کہ یہودی خیالات کے مطابق اٹھے یا عیسائی خیالات کے مطابق۔ پس فطرت اس بنیادی نقشے کا نام ہے جو وقت اور مقام سے آزاد ہے۔ باقی جو باتیں ہیں وہ عارضی ہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ یہاں آج کل امریکہ میں بھی بحث ہو رہی ہے کہ جو بھی موومنٹ ہے جسے Homosexuality کہتے ہیں یہ فطری تقاضوں کے مطابق ہے اور انسانی فطرت میں جو Character Bearing کروموسومز ہیں ان کے اندر داخل ہوتی ہے تو یہ ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں کینیڈا میں ایک پروفیسر کے ساتھ میری گفتگو ہوئی میں نے کہا یہ بات قطعی طور پر غلط ہے کیونکہ اگر کروموسومز کی جینٹک تبدیلیاں جو اتفاقاً رونما ہونے والی ہیں تو ان کو ہر سوسائٹی میں برابر دکھائی دینا چاہئے۔ اس کو Universality کہتے ہیں۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ جب Universality کو دیکھتے ہیں تو پھر اس قسم کے جھوٹے دعوے نظر آ جاتے ہیں۔ میں نے اس پروفیسر صاحب سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ جہاں سؤر خور لوگ ہیں وہاں Homosexuality زیادہ ہے اور دوسری جگہ کم ہے۔ پس جینٹک تبدیلیوں کے بارہ میں یہ سب ان کی گپیں ہیں۔ دوسرے دنیا کے ایک ہی حصے میں اتنی جلدی جینٹک تبدیلیاں واقعہ ہو جانا Evolution کے فلسفہ کے خلاف ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک آدمی ایک ماحول میں پیدا ہوا جہاں اس پر ماحول کا اثر پڑتا ہے اس کی Urges (خواہشات) ہوتی ہیں اور وہ Urges جانوروں میں بھی دکھائی دیتی ہیں اگر ے Opposit (مخالف) نمبر نہ ملے تو اپنے نمبر سے بعض دفعہ جانور بھی Urge پوری کرتا ہے اور جہاں ایک دفعہ ایک بدعادت پڑ جائے تو پھر انسان اس کی عادت پکڑ جاتا ہے اور اگر اس مضمون کو اسی طرح دیکھا جائے جتنے لوگوں میں یہ عادت ہے فطرتاً ان کے ضمیر کے اندر داخل ہے تو پھر آگے قتل کیوں انسانی فطرت میں داخل نہیں ہے اور لوٹ مار اور چوری کو کیوں انسانی فطرت میں داخل نہیں سمجھا گیا۔ اس کے زیادہ مظاہر اس لئے ملتے ہیں کہ جب ہر جگہ سے قدغن اٹھا دی گئی تو پھر اسے فطرت کے مطابق سمجھ لیا گیا اب میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فطرت کو Above کیا ہے اور انسانی زندگی سے پہلے کی جو حیوانی فطرت ہے اس کے دھاگے بیچ میں اسی طرح چل رہے ہیں جب بعد کے ارتقاء کے حصے اگر نکال دیئے جائیں تو Naked فطرت جس پر اس کی بنیاد ڈالی گئی ہے اس میں Morality کا کوئی تصور نہیں ہے جو شریعت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں Basic Urges ہیں ان Urges کی طرف انسان لوٹنا چاہے تو لوٹ سکتا ہے اور وہ Urges اتنی طاقتور ہو سکتی ہیں کہ ان کے مقابل پر نہ انسانی قانون کام دے سکتا ہے اور نہ اخلاقی قانون کام دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس فطرت کی بات کر رہا ہے وہ وہ فطرت ہے جس کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ جب میں انسانی فطرت کو لمبے دور سے گزار کر متوازن کر دوں۔ یہی وہ توازن ہے جو قرآن کریم میں نظر آتا ہے اور یہی وہ بنیادی چیز ہے جو انسانی فطرت کی مظہر ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

انسانی فطرت ایک غیر مبدل چیز ہے

سوال کرنے والے دوست نے اس ضمن میں یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ اگر آدم خور اپنے آدم خور کو نہیں کھاتا تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ آدم خور ایک لمبے عرصہ تک اپنے آباء کو کھاتے رہے ہیں بلکہ وہ اپنے باپ دادے کو کھانا موجب ثواب سمجھتے رہے ہیں حضور انور نے فرمایا۔ نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ میں نے پوری تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ جو آدم خوری ہے یہ انسان کا یونیورسل ٹرینڈ قطعاً نہیں ہے۔ کبھی بھی انسانی زندگی کا یہ یونیورسل ٹرینڈ نہیں رہا۔ سائل نے عرض کیا تو پھر کیا یہ سب ماحول کی پیداوار ہیں حضور انور نے فرمایا یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ماحول کی پیداوار ہیں۔ نہ کھانا فطرت ہے یہ تو میں بھی کہہ رہا ہوں کھا لینا یہ اسی طرح ماحول کی پیداوار ہے جس طرح کوئی معصوم بچے کو بدکار بنا دے۔ بعض ایسے حالات میں جہاں اچانک قحط پڑے ہوں فاقے پڑے ہوں ممکن ہے ایک جاندار اپنی جان کو بھی کھانا شروع کر دے اور یہ فطرت چونکہ زیادہ قطعی اثر حیوانات میں رکھتی ہے انسان فطرتاً اس سے above واقعہ ہوا ہے اس لئے اس کے سارے پہلو اتنی شدت سے گہرے نہیں گئے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں اس لئے حیوان میں یہ فطرت نمایاں ہے۔ اب جتنا مرضی قحط ہو فاقہ کشی ہو خواہ کچھ بھی ہو شیر، شیر کو نہیں کھائے گا اور بھیڑیا بھیڑیئے کو نہیں کھائے گا لیکن بعض جانوروں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے اندر یہ رجحان ہے وہ دوسرے جانوروں کو کھائیں گے لیکن بکری گوشت نہیں کھانا شروع کرے گی گھوڑا گوشت نہیں کھائے گا۔ فاقہ کر رہا ہو گا مر جائے گا لیکن گوشت نہیں کھائے گا اسی لئے ناممکن کے طور پر شیکسپیئر نے اس کی مثال دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ جو مرضی ہو جائے تم یہ کبھی نہیں دیکھو گے کہ گھوڑا گوشت کھانا شروع کر دے۔ پس یہ وہ چیزیں ہیں جو غیر مبدل ہیں اور اپنے اندر Universality رکھتی ہیں ان کو ہم فطرت کہہ سکتے ہیں۔ جو عارضی استثنائی مظاہر ہیں ان کو فطرت نہیں کہا جا سکتا ان کو فطرت کے اوپر کوٹنگ کہیں گے۔ اس پہلو سے Cannibalism (آدم خوری) کوٹنگ ہے اور اس کے متعلق جیسا کہ میں نے بتایا ہے وقتی طور پر انہوں نے کھایا ہو گا آپس میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے کو لیکن بہت جلد Revert کیا اور پھر اپنے معاشرہ میں انہوں نے ایک دوسرے کو کھانا فطرت کے خلاف سمجھا ورنہ اگر اس کھانے کو فطرت قرار دیا جائے تو مچھلی، مچھلی کو بھی کھاتی ہے۔ میں بتا رہا تھا کہ زندگی Evolve ہو رہی ہے۔ وہاں فطرت ابھی یہاں تک ہی پہنچی تھی کہ اپنے ارد گرد کی چیزوں کو بے شک کھالو لیکن جب evolution ہوئی ہے تو آگے جا کر واضح امتیاز ہو گیا کہ یہاں کچھ یہاں کچھ اور وہاں کچھ وغیرہ۔ اس لئے میرے نزدیک تو فطرت Universality کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جب سے جنس وجود میں آئی ہے اس کے سارے زمانوں پر تقریباً برابر اطلاق پاتی ہے۔

بے روزگاری عالمی مسئلہ اور اس کا حل

ایک اور دوست نے یہ سوال کیا کہ بے روزگاری ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی میں اس کا کیا حل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا میں اس کا حل پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں اور بتا چکا ہوں کہ ہر مسئلہ کا حل موجود ہے اگر خود پرستی اور نفس پرستی نہ ہو۔ دراصل بنیادی طور پر اخلاقی اقدار کی کمی ہے جس سے فطرت کو جگہ جگہ مسخ کیا گیا ہے۔ اس کے تقاضے موجود رہتے ہیں لیکن ان کو پورا نہیں کیا جاتا بنیادی طور پر اگر تعصبات نہ ہوں تو ایک انسان یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک آدمی بھوکا بیٹھا رہے اور دوسرا مزے لے لے کر روٹی کھا رہا ہو۔ اتفاقاً آپ دیکھیں کہ راستے میں ایک غریب فاقہ کر رہا ہے اور دوسرا کھانا کھا رہا ہے۔ آپ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ اکیلے کھانا کھائیں۔ یہ فطرت ہے۔ لیکن جب قومی تعصبات۔ دیگر مصالح اور قومی برتری کے تصورات حائل ہو جائیں تو پھر فطرت بعض حدود سے آگے جا سکتی ہے پھر ایک قوم عیش کرتی ہے چاہے دوسری مرتی ہے تو مرتی پھرے۔ یہ فاصلے کی وجہ سے ہے۔ فطرت کو انگیخت کرنے کے لئے مشکل اور مصیبت کو انسان کے قریب لایا جائے تو پھر یہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ ایک زخمی کو زخمی حالت میں دیکھیں تو ایک اور رد عمل ہوتا ہے ایک زخمی کی خبر پڑھیں تو ایک اور رد عمل ہوتا ہے۔ پس یہ جو فاصلے ہیں یہ حائل ہو گئے ہیں اور یہ انسانی خود غرضی ہے جس کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ بہت سے مسائل زیادہ گھمبیر صورت اختیار کر رہے ہیں۔

اب میں بے روزگاری کے اس مسئلہ کی طرف آتا ہوں۔ میں نے سوال و جواب کی کسی مجلس میں بتایا تھا کہ بات یہ ہے کہ اگر ساری قوم اپنے معیار کو جو انہوں نے مصنوعی طور پر اونچے کئے ہوئے ہیں ان کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے تو کبھی بھی بے کاری کا یہ مسئلہ قوم کو تنگ نہیں کر سکتا۔ میں نے اس کی مثال دی تھی کہ بجائے اس کے کہ بعض لوگوں کو فاقے کرنے پر مجبور کر دیا جائے اچھے کھاتے پیتے لوگ جو بڑی تنخواہیں لیتے ہیں ان کے اس سے کم میں گزارے ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک گزارہ کا تعلق ہے۔ لوگوں کو جو تنخواہیں ملتی ہیں انگلستان میں بھی مزدور کو شریفانہ طور پر روٹی میسر ہے۔ اس کو جو تنخواہ ملتی ہے اس سے آدھی سے بھی کم میں اس کا روٹی کھانا اور سادہ کپڑوں میں گزارہ کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ تنخواہوں یا آمدن کے جو اخراجات ہیں وہ فرائض پر نہیں وہ ان کے So called نوافل پر ہیں مثلاً شراب نوشی ہے یا اچھی کار ہے۔ اب کار ہے تو گزارہ لیکن اچھی کار کا ہونا اس میں زمین آسمان کا فرق ہے اور پھر ہر قسم کے زوائد میں جو ان کی سوسائٹی کو رنگین بناتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ ذہنی طور پر حساب کر کے دیکھا ہے جتنے ایڈوانس ممالک ہیں ان کے خرچ کی نسبت بنیاد سے ہٹ کر اوپر کی منزلوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ان کا نوافل پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے فرائض پر کم ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے ایک مثال دی تھی اگر تنخواہیں کم کر دی جائیں اور اپنی اکانومی کو مضبوط کرنے کی خاطر Calculate کر کے باقاعدہ حکومت کی طرف سے مشاورتی بورڈ مقرر ہوں جو لوگوں کو بتائیں کہ تم نے بہرحال Surface پہ رہنا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ سو میں سے بیس آدمی نکالو بیس فیصد تنخواہیں کم کر دو تو اس سے تمہاری انڈسٹری فیل نہیں ہو سکتی۔ پس اگر سارے لوگ مل کر Suffer کریں اور پھر قوم کو، جب دوبارہ توفیق ملے پھر تنخواہیں اوپر جا سکتی ہیں۔ یہ عجیب اتفاق ہوا ہے کہ یہ بات میں پہلے بتا چکا ہوں اب مجھے کسی نے جرمنی سے لکھا ہے کہ آجکل جرمنی میں بعینہٖ یہی چیز نافذ کر دی گئی ہے۔

غرض جہاں تک تنخواہ کم کر کے شیئرنگ کرنے کا تعلق ہے جب انسان قوم کی اچھی حالت شیئر کرتا ہے تو اس کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ اس کی بری حالت کو بھی شیئر کرے۔ اگر غربت کی شیئرنگ شروع ہو جائے تو اکثر مسائل ختم ہو جائیں گے اور انڈسٹریاں بھی تباہی سے بچ جائیں گی تو اس طرح اگر یہ مسئلہ ٹھیک ہو جائے تو بڑا فرق پڑے گا۔

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے خوشخبری اور وارننگ کے رنگ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مد نظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے۔ وہاں اس امر کو بھی مد نظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔"

"اسی طرح تحریک جدید کے اصول میں اس امر کو بھی مد نظر رکھا گیا تھا کہ امراء اور غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بنا پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے"

"ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ کو قائم کرنا تھا اور ان مطالبات کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ جماعت اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔ اسی طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے۔ وہ روز بروز کم ہوتا چلا جائے۔"

دوسرے لوگ اور تحریک جدید

"اب (دوسرے لوگوں) پر بھی ایک مصیبت کا دور آیا ہے تو میں دیکھ رہا ہوں کہ وہی اصول جو تحریک جدید کے ذریعہ میں نے پیش کئے تھے آج وہ انہی کی نقل کر رہے ہیں اور ان کو اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

"یہ ہماری جماعت کے لئے کتنی بڑی خوشی اور اس کے ایمان کو کتنی عظیم الشان ترقی دینے والی بات ہے کہ جو چیز آج سے بارہ سال پہلے 1934ء میں میں نے جماعت کے سامنے رکھی تھی اور ان دنوں میں رکھی تھی جبکہ مخالف نے ہماری جماعت کو مٹانے کی کوشش شروع کی تھی۔ اس چیز کو آج "دوسرے لوگ" اپنی مصیبت کے دنوں میں نقل کر رہے ہیں اور ان کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ لفظاً لفظاً اس سکیم پر عمل کریں جو سکیم میری طرف سے جاری کی گئی تھی۔"

"انہوں نے ایک چیز بھی تو نئی نہیں نکالی۔ ساری کی ساری باتیں وہ ہیں جو تحریک جدید میں بیان ہو چکی ہیں۔ بے شک بعض باتیں ایسی ہیں جو ابھی انہوں نے اختیار نہیں کیں۔ لیکن بہرحال آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں انہیں اختیار کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ تحریک جدید کے پروگرام میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے چھوڑا جا سکے۔ بے شک بعض چیزوں کی شکل بدلتی جائے گی لیکن اصول وہی رہیں گے۔ جو تحریک جدید میں مَیں نے بیان کئے ہیں۔"

جماعت کو نصیحت

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی نہیں عائد کرتی۔ جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہوتی۔ جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کر کس طرح سکتے ہیں۔"

"اگر کبھی دین کے لئے ہمیں اپنے وطنوں سے ہجرت کرنی پڑے۔ تو ہم ہجرت کس طرح کر سکیں گے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد کو جیل خانوں میں جانا پڑے تو وہ جیل خانوں میں کس طرح جا سکیں گے۔ آخر لوگ جیل خانوں میں کیوں خوشی سے نہیں جاتے۔ اس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ یہاں تو ہمیں اچھا کھانا اور کپڑا ملتا ہے مگر وہاں نہ کھانا اچھا ملے گا نہ کپڑا۔ اور مشقت کی زندگی بسر کرنی پڑے گی۔"

"اگر ایک شخص نے اپنے گھر میں بھی اچھا کھانا چھوڑ رکھا ہو۔ اچھا کپڑا پہننا ترک کر رکھا ہو اور محنت اور مشقت کے کاموں کا عادی ہو۔ تو اس کے لئے جیل خانہ میں جانا کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ وہ کہے گا یہاں رہے تو کیا اور وہاں گئے تو کیا فرق تو کوئی نہیں۔"

"رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ الدنیا سجن للمومن۔ دنیا مومن کے لئے جیل خانہ ہوتی ہے۔ اس حدیث کا منشاء درحقیقت یہی ہے۔ کہ تم اپنی زندگی کو سادہ بناؤ اور اس طرح محنت اور مشقت کے عادی بنو کہ تمہارے لئے باہر بھی جیل خانہ بنا رہے۔"

"جب کسی کی یہ حالت ہو جائے تو جیل خانہ میں جانے سے ڈرے گا نہیں بلکہ کہے گا کہ یہاں رہے یا وہاں بات ایک ہی ہے۔ فرق اگر ہے۔ تو صرف اتنا کہ باہر اپنے پیسے سے کھانا کھایا کرتے تھے اور اندر دوسروں کے پیسے سے کھانا کھایا کریں گے۔"

"غرض تحریک جدید کے اصول ایسے ہیں کہ ان پر عمل قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے اور آج جبکہ دوسرے لوگ بھی ان اصولوں پر عمل کر رہے ہیں ہماری جماعت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اس تحریک کو زندہ کرنا چاہئے۔"

سیکرٹریان تحریک جدید

جماعت میں ہر جگہ تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہیں مگر ان کا کام صرف یہ نہیں کہ لوگوں سے چندہ وصول کریں بلکہ ان کا کام یہ بھی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کی سکیم پر لوگوں کو عمل کرنے کی تحریک کریں"

جلسوں کی ضرورت

"(مرکز) میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں۔ خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔ جہاں جماعتیں مختلف حلقوں میں تقسیم ہیں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد بشیر زیروی صاحب

نصرت جہاں کی گود کے پالوں کو لے گئے

محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفتہ وار لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم محمد بشیر زیروی صاحب مرحوم کا خاص اعزاز یہ تھا کہ وہ 1953ء کے جماعت احمدیہ کے خلاف ہنگاموں میں اس وقت گرفتار ہوئے جبکہ وہ انسپکٹر کلاس میں تھے۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کے ساتھ جیل میں ایک ہی کوٹھری میں بند رہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ کوٹھری تھی اور کیا ہی زندگی بخش وہ لمحات تھے۔ محترم بشیر زیروی صاحب نہایت نیک، صالح، دیانتدار اور دعوت الی اللہ کے رسیا تھے۔ عرصہ بیس سال جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ لاہور کے صدر رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ محترم بشیر زیروی صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ خالد کے سیدنا ناصر نمبر میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے 1953ء کی اسیری کے واقعات بیان کئے تھے۔ یہ مضمون ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

حضور خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کی سعادت تو کوئی 39'38ء سے ہی حاصل تھی۔ جب حضور صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعوں میں حاضر ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی اور حضور سے بقدر ظرف کسب فیض بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعتی تنظیم کے تحت بعض خدمات کی انجام دہی کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ مگر جن ناقابل فراموش ساعتوں کے نقوش آج تک میرے دل و دماغ پر ثبت ہیں وہ 1953ء میں مارشل لاء کے تحت گرفتاری کی چند یادیں اپنے دامن میں لئے ہوئے ہیں۔

جس دن میری گرفتاری ہوئی اسی دن حضور انور اور حضرت میاں شریف احمد صاحب کی گرفتاری عمل میں آئی۔ جس کے بعد چند دن ہم نے اکٹھے سنٹرل جیل میں گزارے اور بفضلہ تعالیٰ ان پر آشوب دنوں کا ایک ایک لمحہ (جو آپ کے ساتھ گزرا) میرے لئے ہمیشہ ہی ازدیاد ایمان کا باعث ہوا آج کی صحبت میں انہی یادوں کا دہرانا مقصود ہے۔

اغلباً یہ اواخر مارچ 1953ء کا واقعہ ہے جس دن جماعت کے بعض اکابر کے گھروں کی تلاشیاں اور گرفتاریاں ہوئیں۔ اسی دن بھائی جان (ثاقب زیروی) کے گھر اور دفتر کی بھی تلاشی ہوئی۔ ان میں اس عاجز کے علاوہ حضور پرنور اور حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب بھی تھے جب ہمیں میڈیکل ہوسٹل کے نیلا گنبد کے بڑے گیٹ پر کھلے کیمپ سے لے کر جیل بھیجنے کے لئے اکٹھا کیا گیا تو وہاں اس عاجز کی ملاقات حضرت میاں صاحبان سے ہوئی۔ دیکھتے ہی زمین پیروں تلے سے نکل گئی اور ذہن پر بوجھ اور بڑھ گیا اور اپنا سارا دکھ بھول کر سارا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا کہ حکام کی یہ کتنی بڑی جسارت ہے۔ لیکن جلد ہی دل نے یہ کہہ کر حوصلہ بڑھایا۔ کہ ان کا آنا ہم سب کے لئے بابرکت ثابت ہو گا کیونکہ ہم بھی اب اس زمرے میں شامل ہوں گے جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل نازل ہوں گے۔ نیز اگر جیل میں ایک ہی جگہ ہوئے تو آپ کی مقبول دعاؤں سے حصہ پائیں گے اور ان کے طفیل اس مصیبت سے جلد چھٹکارا حاصل ہو گا۔ رفتہ رفتہ یہ احساس پختہ ہو گیا۔ کہ آپ کی گرفتاری ہماری رستگاری کا باعث بنے گی لیکن اس کے باوجود بے چینی تھی کہ ہر لمحہ بڑھ رہی تھی۔ وہاں سے ہمیں ایک ٹرک میں بٹھا کر جیل کی طرف لے گئے۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے ٹرک میں بیٹھتے ہی بلند آواز میں قرآنی دعا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین کا ورد شروع کر دیا۔ جس سے دلوں میں سکینت و اطمینان کی لہر دوڑنا شروع ہو گئی۔ عمر کے لحاظ سے حضرت میاں شریف احمد صاحب ہم سب میں بڑے تھے اور صحت کے لحاظ سے بھی کمزور مگر حوصلہ کے اعتبار سے ازحد مضبوط و مستحکم کہ جب ہمارے چہروں کو پریشان یا ہمیں اضطراب سے دعائیں کرتے دیکھتے تو فوراً ہماری دلی گھبراہٹ کو بھانپ جاتے اور حضرت میاں ناصر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب سے فرماتے یہ بچے تو مجھے دل چھوڑتے معلوم ہوتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب ہمیں اپنے مخصوص انداز میں ہر آنے والے وقت کے لئے تیار کرتے رہتے۔ مجھے ان کی یہ ادا کبھی نہیں بھولے گی کہ جب ہم میں سے ایک نوجوان نے اپنے بیان میں کسی قدر جھوٹ ملایا تو حضرت میاں شریف احمد صاحب بے تاب ہو گئے۔ اس کے بعد آپ بار بار فرماتے کہ اب یہ سزا سے نہیں بچ سکتا۔ اس نے اپنا ثواب بھی ضائع کر لیا۔ اور پھر ہم میں سے ایک ایک سے مل کر فرماتے "بیٹا ہم خدا کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ یہ ہمارے ایمانوں کی آزمائش ہے۔ اگر ہم آزمائش میں پورے نہ اترے تو ہمارے جیسا بد نصیب کوئی نہ ہو گا۔ اور اگر اس آزمائش میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے اگر ہم نے جھوٹ بولا تو اس کی نصرت سے محروم ہو جائیں گے۔ خواہ کتنی بڑی سزا مل جائے مگر سچ کا دامن کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑنا۔ اللہ اللہ کیسی صداقت شعار تھیں یہ ہستیاں کہ جہاں بڑے بڑے جبہ پوش اور دیندار سمجھے جانے والے لوگ بڑے بڑے جھوٹ گھڑتے ہیں اور حیلوں بہانوں کا ایک طومار باندھ کر اپنے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں بھی یہ ہمیں ہر حالت میں اور ہر قیمت پر سچ بولنے کی تلقین فرماتی تھیں۔ آپ نے ہمیں اس تکرار سے اس بات کی تلقین کی کہ بعض دفعہ یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کو اس معاملہ میں کچھ وہم سا ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضرت صاحب! آپ میری طرف سے بالکل مطمئن رہیں کیونکہ میرا کیس ہی ایسا ہے کہ بغیر سچ بولے میرا گزارہ ہی نہیں اور دوسرے مجھے جھوٹ بولنا آتا ہی نہیں۔ آپ اطمینان رکھیں میں انشاء اللہ ہر حال میں سچ ہی بولوں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تو اسی لمحہ میں ہمارے ساتھ ہو گئی تھی جب مارشل لاء حکام کے ذہن میں خیال بھی گزرا ہو گا کہ اب گرفتاریوں میں توازن قائم رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی پکڑا جائے۔ بلکہ یہ جسارت بھی کہ خاندان حضرت مسیح موعود پر بھی ہاتھ ڈالا جائے۔ ہمارے گھر سے مارشل لاء والے دراصل بھائی جان (ثاقب زیروی) کو گرفتار کرنے کے لئے آئے تھے۔ مگر قدرت نے مجھ سے ایک ایسی غلطی کروائی جس سے ان کی ساری توجہ میری طرف منتقل ہو گئی اور مجھے گرفتار کر لیا گیا اور باوجود ارادے اور پروگرام کے بھائی جان (ثاقب زیروی) پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ اس کے بعد مجھے ٹرک میں بٹھا کر میڈیکل ہوسٹل نیلا گنبد کے کیمپ میں لایا گیا وہاں ایک اور احمدی نوجوان مکرم محمد یحییٰ صاحب (جو غالباً حکیم محمد حسین صاحب "مرہم عیسیٰ والے") کے خاندان سے تھے۔ سے ملاقات ہوئی۔ ہم دونوں نے مل کر ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اور خوب گریہ وزاری سے دعا کی توفیق ملی۔ جس سے ذہنی بوجھ قدرے ہلکا ہوا۔

عصر کے بعد ہمیں باہر لایا گیا۔ تو ان دو مقدس ہستیوں کی زیارت ہوئی تو انہیں دیکھ کر دلوں کو ایک گونہ تسلی ہوئی کہ ہم اکیلے نہیں ہیں۔ ہمارے رستگار بھی ہمارے ساتھ ہی ہیں۔ جیل کے سامنے گاڑی سے اترتے ہی میرے شہر کے ایک دوست میرے سامنے تھے جن کے ذریعہ بھائی جان کو فوری طور پر یہ اطلاع مل گئی۔ کہ ہم کہاں ہیں اور کرفیو کے باوجود انہوں نے فوراً ہی وہ اطلاع حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کو پہنچا دی جیل میں ہمیں ایسی کوٹھڑیوں میں بند کیا گیا جن کے سامنے والی کوٹھڑیوں میں ایسے پابجولاں قیدی بند تھے جن کو عدالتوں کی طرف سے "سزائے موت" سنائی جا چکی تھی اور اب وہ اپنی اپیلوں کے فیصلوں کے انتظار میں تھے۔ لہذا وہ ساری رات وقفہ وقفہ سے مختلف قسم کے دعائیہ نعروں میں گزارتے اور اس طرح ہمیں بھی دعا کی طرف متوجہ کرتے رہتے۔

پہلی رات نہایت ہی کرب میں گزری صبح ہوئی ہمیں ان کوٹھڑیوں سے باہر نکالا گیا۔ ہم ضروری حاجات سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوئے۔ اور باہر اپنے کمبل بچھا کر بیٹھ گئے حضرت میاں ناصر احمد صاحب نے میری اداسی دیکھ کر فرمایا سورۃ ملک یاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور یاد ہے فرمایا سناؤ چنانچہ اس عاجز نے سورۃ ملک سنائی۔ پھر فرمایا کوئی خواب آئی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آئی ہے۔ "فرمایا سناؤ" چنانچہ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے دیکھا ہے۔

"کہ ہمارے لئے ایک ریلوے لائن تیار ہوئی ہے جس کے بائیں پہلو سے ایک چھوٹی سی لائن تیار ہوئی ہے جیسے کہ لڑائی وغیرہ کے لئے ہوتی ہے وہ صرف میرے لئے ہے۔ اس کے آگے جو مین لائن ہے۔ اس کے ساتھ کچھ لوگ پگھلا ہوا مزید لوہا دائیں جانب چمٹا رہے ہیں۔" یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا کہ آپ تو انیٹروگیشن (Interrogation) میں ہی رہا ہو جائیں گے۔ مگر اس سے آگے آپ خاموش ہو گئے۔ اس طرح جیسے کہ کچھ حصہ تعبیر کا ان کے ذہن میں اپنے متعلق ہو جس کو آپ بیان نہیں فرمانا چاہتے۔ یہ محسوس کر کے میں نے عرض کیا کہ حضور آپ کے لئے بھی تو اس میں رہائی کی خوشخبری ہے کیونکہ ریلوے لائن منزل مقصود کی طرف لے جاتی ہے اور ہماری منزل اس وقت "رہائی" ہی ہے۔ فرمایا درست ہے۔ مگر آپ نے پھر بھی آگے تعبیر بیان نہیں فرمائی۔ اصل میں میرے ذہن سے خواب میں لائن کے ساتھ جو مزید لوہا لایا جا رہا تھا اس کی تعبیر اوجھل تھی۔ جو سزا کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی باقیوں کو سزا تو ہو گی مگر وہ بھی جلد رہا ہو جائیں گے اور پوری سزا نہیں گزاریں گے۔ اتنے میں ناشتے کا وقت ہو گیا

چنانچہ جیل سے ہمارا ناشتہ آگیا جو کالے ابلے ہوئے چنوں (بالوں سے بھی زیادہ سیاہ) کا تھا۔ میں نے ان چنوں کی طرف کچھ ترچھی سی نگاہوں سے دیکھا کہ کیا اب ہمیں یہ کھانے ہوں گے۔ حضرت میاں صاحب فوراً میرے چہرے کے تاثرات ہی سے میرے دل کی کیفیت اور میرا تردد بھانپ گئے اور فوراً ان کو چادر پر ہاتھ سے بکھیرنے کے بعد انہیں خود مزے لے کر کھانا شروع کر دیا۔ آپ کھاتے بھی جاتے تھے۔ اور فرماتے بھی جاتے تھے۔ "بشیر صاحب" ادیکھئے یہ تو بے حد لذیذ ہیں۔ اللہ اللہ! آپ نے ہمیں کس کس طرح تکلیف کے ان دنوں کو حوصلہ اور بشاشت سے گزارنے کے آداب سکھائے ان کا ہاتھ دسترخوان کی طرف بڑھ جانے کے بعد بھلا کس کی مجال تھی جو نہ کھائے۔ چنانچہ میں نے بھی کھانا شروع کر دیا۔ اپنے اس عمل سے گویا آپ نے بڑے لطیف انداز میں مجھے یہ بات ذہن نشین کرا دی کہ ہم جیل میں ہیں اور پھر مارشل لاء کی جیل میں۔ گھر پر نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں بشاشت کے ساتھ حالات کے تقاضوں کے مطابق ڈھل جانا چاہئے غالباً اسی دن دوپہر سے حضرت اقدس کے گھر سے کھانا شروع ہو گیا۔ جو اس قدر ہوتا تھا۔ کہ ہم سب سیر ہو کر کھا لیتے تھے۔ تو پھر بھی بچ جاتا تھا (گویا کہ جیل میں بھی ہم لوگ حضرت مسیح موعود کے لنگر سے ہی کھاتے تھے)

یہاں بھی ہماری دلجوئی مدنظر رہی کھانا آتا تو آپ سارا کھانا میرے سپرد فرما دیتے اور فرماتے "ساقی صاحب" اسے تقسیم کریں اور خود میرے گھر سے آیا ہوا کھانا لے بیٹھتے کہ میں تو یہ کھاؤں گا جو نہایت ہی سادہ سا ہوتا تھا اور جس میں بعض اوقات صرف ڈبل روٹی کے چند ٹکڑے ہوتے میرے اصرار کے باوجود وہ سادہ سا کھانا حضور خود تناول فرماتے اور رتن باغ سے آیا ہوا کھانا ہم کھاتے (الحمدللہ چنوں کے اس ناشتے کے بعد جیل سے ہم نے کچھ نہیں کھایا۔)

ممکن ہے کہ قارئین کے لئے یہ باتیں معمولی ہوں مگر مجھ ناچیز وحساس کے لئے جیل میں یہ اتنی بڑی تھیں کہ میرے قلب و روح آج بھی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روح پر فتوح کی عظمتوں کو دھراتے رہتے ہیں۔

یہ وہ وقت تھا جب ہر شخص رب نفسی رب نفسی! کے عالم میں تھا۔ مگر حضور پر نور ہمارے لئے شفقتوں کا پہاڑ بن گئے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے درجات میں بیش بہا اضافہ فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ راحتیں نصیب کرے۔

حضور پر نور اور حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب جب تک ہمارے پاس رہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی ہمیں اداس اور غمگین نہیں ہونے دیا اور ہمیں واقعات سنا سنا کر ہمارے حوصلے بلند فرماتے رہتے گویا جیل میں بھی ہر روز مجلس علم و عرفان جمتی رہی۔

ایک دن مجھے پریشان سا دیکھ کر نہایت ہی بے تکلفی سے فرمانے لگے بشیرا! "تمہیں پانچ سال قید ہو گی" یہ سن کر میں نے بھی اسی بے تکلفی سے عرض کیا کہ میاں صاحب! آپ خدا کے فضل سے خود بھی بزرگ ہیں پھر بزرگوں کی اولاد بھی ہیں۔ میرے حق میں اس پاکیزہ منہ سے تو کلمہ خیر ارشاد فرمائیں فرمانے لگے میرا مطلب ہے "Think Worst"

جیل میں میں نے آپ کو ایک لمحہ کے لئے بھی پریشان نہیں پایا۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا تھا۔ کہ جیل میں اس مرد بحران کی صحت روز بروز بہتر ہو رہی ہے۔

میں نے ایک دن عرض کیا کہ چونکہ میری گرفتاری اچانک اور بالکل غیر متوقع تھی اور میرے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا کہ کبھی میں بھی گرفتار ہو جاؤں گا اس لئے پہلے پہل میں بہت پریشان ہو گیا۔ اور میری بھوک پیاس بالکل ختم ہو گئی۔ لہٰذا ناشتہ بھی نہ کر پایا۔ مارشل لاء حکام نے کو کھانا دیا بھی مگر ماسوائے کپ چائے کے میں کچھ نہ کھا سکا۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا "جب مجھے گرفتار کیا گیا تو میں نے پہلے نہایت ہی اطمینان سے غسل کیا پھر سیر ہو کر ناشتہ کیا کیونکہ ایسے وقتوں میں مجھے خوب بھوک لگتی ہے۔ اس کے بعد کپڑے تبدیل کئے نیز فرمایا خدا کے فضل سے میرے جوہر بحران میں کھلتے ہیں۔ اور میری اندرونی طاقتیں نمایاں ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

آپ ہر وقت خوش رہتے اور ہمیں خوش رکھنے کی کوشش فرماتے اور ہمارے ذہنوں میں یہ احساس پیدا کرتے رہتے کہ یہ آزمائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس میں کامیابی کے بعد ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات کی بے شمار بارشیں ہوں گی۔ لہٰذا ہمیں استقلال کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ ان لمحات کو مسکراتے ہوئے گزارنا چاہئے۔ اللہ اللہ کیا ہی پاکیزہ اور پیارا دل تھا۔ جو ہر وقت سلسلہ پر ہر طرح قربان ہونے کے لئے مستعد رہتا تھا۔ ایسا بھی نہیں کہ حضور پر نور جیل میں دعائیں نہیں کرتے تھے۔ دعائیں کرتے تھے۔ دعائیں تو وہ ہر سانس کرتے تھے مگر اس طرح کہ ان کی کسی حرکت سے یہ ظاہر نہ ہو کہ ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ ہے دراصل آپ کے اپنے اللہ سے راز و نیاز تنہائی میں ہوتے تھے۔ میں نے بھی اسی غلط فہمی میں ایک دن آپ کو کرب سے دعا کی طرف راغب کرنے کے لئے عرض کیا "حضور اگر اجازت دیں تو یہ عاجز آپ کو دبائے فرمایا ہاں ہاں چنانچہ میں نے دبانا شروع کیا پھر میں نے عرض کیا کہ حضور کچھ سناؤں بھی فرمایا ضرور سنائیں چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود کے وہ دعائیہ اشعار (جو مجھے یاد تھے) سنانے شروع کئے۔ میں اشعار سناتا رہا اور حضور بڑے انہماک سے سنتے رہے اور ان کا اثر اپنے دل و دماغ پر لیتے رہے اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی فرماتے رہے۔ (یاد رہے اس وقت ہمارے سوا ہمارے پاس اور کوئی نہ تھا) جب میں اشعار پڑھتے پڑھتے حضرت مسیح موعود کے اس شعر پر پہنچا

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار

تو آپ کی کیفیت کچھ اور ہی ہو گئی اور میں چپکے سے باہر چلا گیا اور حضور دیر تک اپنے رب سے راز و نیاز فرماتے رہے اور یہی میرا مقصد تھا۔ اور انہی دعاؤں ہی کے طفیل ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن گئے۔

جمعہ کا دن تھا اس دن میری انٹیروگیشن (Interrogation) تھی اور حضرت میاں صاحبان کی ٹرائل تھی۔ اس عاجز کی پردہ پوشی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان فرمایا کہ اسی کار میں جس میں آپ کو سنٹرل جیل سے بورسٹل جیل میں لایا گیا۔ اس عاجز کو بھی لایا گیا۔ راستے میں حضور ہدایات دیتے رہے۔ کہ کسی سے بھی فضول باتیں نہیں کرنی بلکہ کوشش کریں کہ کسی سے کوئی بات ہی نہ ہو۔ نیز استغفار پر زور دیں۔ گویا اپنے سے زیادہ میری فکر تھی۔ بورسٹل جیل پہنچے تو بھائی جان (ثاقب زیروی) پہلے ہی پہنچ چکے تھے دن رات کی دوڑ دھوپ نے ان کی صحت پر بھی بہت برا اثر ڈالا تھا۔ ویسے "لاہور" کی بندش کے باعث بھی کچھ کبیدہ خاطر تھے۔ مگر خدا کے فضل سے حوصلہ بہت بلند تھا اور اپنے رب کے فضلوں پر یقین محکم چنانچہ دیر تک میرا بھی حوصلہ بڑھاتے رہے اور فرمایا بالکل فکر نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ٹھیک ہو گا۔ نیز نصیحت کی کہ اگر کوئی سوال کرے تو۔ Orthodox ہو کر اس کا جواب نہ دینا۔ ممکن ہے کوئی ماہر نفسیات آج تم پر سوال کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک تھانیدار صاحب میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بھائی آپ کیوں گرفتار ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ بس گرفتار کر لیا گیا۔ اور کیوں ہوئے یہ تو آپ لوگ بہتر سمجھتے ہیں۔ کہنے لگے کوئی تو وجہ ہو گی؟ میں نے عرض کیا وہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس ایک تحریر تھی جسے تم نے پھاڑ کر کھا لیا۔ چونکہ اس میں جھوٹ کی ملاوٹ تھی میں نے فوراً اسے اصل واقعہ بیان کر کے عرض کیا کہ یہ اصل بات ہے۔ مگر باقی آپ نے اپنی طرف سے ملایا ہے۔ آپ لوگ کیوں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر لوگوں کو سزائیں دلواتے ہیں۔ اگر مجھے سزا ہو گئی تو آپ کو کیا ملے گا؟ کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کہنے لگے اگر آپ سے زیادتی ہوئی ہے تو وہ مارشل لاء کی طرف سے ہے۔ پولیس کی طرف سے نہیں چنانچہ بعد میں معلوم ہوا کہ میری رہائی میں ان کی رپورٹ کا بھی دخل تھا۔

"بریگیڈئیر مرزا انٹیروگیشن (Interrogation) پر مامور تھے وہ نہایت شریف انسان تھے۔ انہوں نے مجھ سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد مشورے کے طور پر کہا کہ اگر آپ کا ٹرائیل ہو تو وہاں یہ کہنا کہ میں نے یہ مضمون ایک اور مضمون لکھنے کے لئے نقل کیا تھا

(غالباً وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ میں واقعات سے ہٹ کر بھی کچھ کہہ سکتا ہوں کہ نہیں) میں نے یہ عرض کیا کہ نہیں جناب! یہ بات واقعات کے خلاف ہے۔ اصل بات اتنی ہی ہے۔ جو میں نے آپ سے پہلے عرض کر دی ہے کہ میں نے یہ مضمون اس لئے نقل کیا تھا کہ میرا ارادہ تھا کہ اسے الفضل کو بعینہ بھیج دوں گا۔ کیونکہ اسی قسم کی ایک قسط پہلے بھی الفضل میں شائع ہو چکی تھی۔ مگر میں نے اسے نقل تو کر لیا مگر الفضل کو بھیج نہ سکا اور اسی طرح پچھلے چھ ماہ سے میرے پاس پڑا تھا۔ بار بار انہوں نے مختلف پیراؤں میں چکر دے کر اصل واقعہ کے خلاف مجھ سے کہلوانے کی کوشش کی مگر میں نے وہی کہا جو اصل بات تھی اور سچ کا دامن نہ چھوڑا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بریگیڈئیر صاحب نے نہ صرف اس عاجز کی رہائی کی سفارش کر دی بلکہ اس انسپکٹر پولیس کو جو مجھے گرفتار کر کے لایا تھا بھائی جان کے سامنے ہی بہت سخت سست کہا بلکہ بہت بے عزتی کی۔ میرے اس کیس کی تفصیلات تو اور بھی ہیں مگر یہاں چونکہ مقصود اپنے کیس کی تفصیلات بیان کرنا نہیں ہے بلکہ مقصد حضرت میاں صاحبان کی زندگی کے ان پہلوؤں کے ذکر خیر سے روحوں کو سیراب کرنا ہے۔ جن کو میں نے جیل میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور جن کا میں عینی شاہد ہوں اس لئے میں اپنے کیس کی مزید تفصیلات یہیں چھوڑتا ہوں۔

اس عاجز کو حضرت میاں صاحبان کی معیت میں بہتر گھنٹے سے زیادہ ہی رہنے کا موقع ملا اور میں نے آپ کو بہت قریب سے خوب خوب ہی دیکھا ہر لمحہ اور ہر آن ان کی رفاقت ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث بنی رہی۔ اور آج تک میرے دل و دماغ پر نقش فی الحجر ہے۔ اس کے بعد آپ بی (B) کلاس میں چلے گئے۔ جس سے ہم خوش تو تھے کیونکہ آپ کا سی (C) کلاس میں ہونا ویسے بھی آپ کے مقام و منصب کے منافی تھا۔ لیکن ہم آپ کی رفاقت حسنہ سے محروم ہو گئے جس کے باعث ہم ملول بھی تھے۔ مگر اب ہمارے حوصلے اتنے بلند تھے کہ ہمارے لئے جو کچھ بھی ہونے والا تھا ہم اس کے لئے انشراح صدر سے پوری طرح تیار تھے۔

یہ بات کسے نہیں معلوم کہ جب کسی پر کیس بن جائے تو خواہ پیر ہو یا فقیر سیاست دان ہو یا عالم دین کوئی کاروباری انسان ہو یا ملازم وکیل صاحبان ان کو جیسے جیسے بیان پڑھاتے اور سکھاتے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ ویسی ہی تبدیلیاں ان کے بیانوں میں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کی غرض تو صرف سزا سے بچنا ہوتا ہے۔ خواہ اس سے بچنے کے لئے کتنا ہی جھوٹ بولنا پڑے۔ مگر ہمارے کیس تو مارشل لاء کے کیس تھے۔ اور پھر 1953ء کے مارشل لاء کے۔ جس میں سزا ایسی دی جاتی تھی کہ سننے والوں کے سن کر ہی دل دہل جاتے تھے۔ ایسے وقت میں ہمیں ان دونوں بزرگوں کی طرف سے ہمیشہ یہ تلقین کی جاتی کہ صرف سچ ہی بولنا ہے۔ خواہ کتنی بھی سزا کیوں نہ ہو جائے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ بندوں ہی کا شیوہ ہوتا ہے۔ جن کی نگاہوں میں اپنے رب کی رضا کے حصول کے سوا کوئی شئے نہ ہو۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کے ارشادات کے مطابق اس عاجز کو سچ ہی بولنے کی توفیق ملی۔ اور جھوٹ بولنے والوں کا منہ سیاہ ہوا۔

یہ عاجز تین دن کے بعد ہی رہا ہو گیا اور حضرت میاں صاحبان کو سزائیں سنا دی گئیں اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دن خواب میں ظاہر فرما دیا تھا۔ عین اسی کے مطابق یہ عاجز تو انٹیروگیشن (Interrogation) میں ہی رہائی پا گیا اور حضرت میاں صاحبان چند ماہ بعد رہا ہو گئے۔

میں نے ان تین دنوں میں ان پاک وجودوں سے یہ سیکھا کہ کس طرح استقلال کے ساتھ مصائب کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور پھر یہ دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حق کی حمایت کرتا ہے۔ یہ دن جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے بے حد آزمائش کے دن تھے ہر دل بے چین اور ہر آنکھ خدا کے حضور گریاں تھی، مگر مومن کس طرح ان آزمائشوں سے گزرتے ہیں۔ اس کا صحیح نمونہ ان دو پاک وجودوں میں ہم نے پایا۔ ان دونوں وجودوں نے ایسے ایسے طریقوں سے سچ کی تلقین فرمائی کہ ہمیں سچ مچ ایک مضبوط اور مستحکم چٹان بنا دیا۔

جب حضور پر نور رہا ہو کر آئے تو یہ عاجز رتن باغ میں آپ کی خدمت میں اظہار نیاز کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے ازراہ شفقت اس عاجز کو اوپر بلوایا اور آپ اندر تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد ایک کاغذ لا کر میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ حضرت پھوپھی جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم نور اللہ مرقدہ) فرماتی ہیں کہ یہ اشعار سناؤ یہ وہ اشعار تھے جو حضرت پھوپھی جان نے حضرت میاں صاحبان کی گرفتاری کے وقت بیقراری کی حالت میں فی البدیہہ کہے تھے چنانچہ اس عاجز نے وہ اشعار سنائے جن میں پہلا شعر یہ تھا

چلّائے کوئی جا کے مزار مسیح پر
نصرت جہاں کی گود کے پالوں کو لے گئے

یہ وہ پیاری اور خوشگوار یادیں ہیں جو کبھی فراموش نہیں ہو سکتیں اور جو تادم آخر یاد رہیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مقدس روحوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆......☆

بھکاری

پاکستان میں قریباً 30 لاکھ پیشہ ور بھکاری ہیں۔ اہل لاہور روزانہ 20 سے 25 لاکھ روپے بھکاریوں کو دیتے ہیں۔ ایک گداگر کی اوسط آمدنی قریباً سو روپے یومیہ ہے۔ چوری منشیات جیسے جرائم گداگری کے پردے میں ہوتے ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم میجر عبداللطیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور بعارضہ قلب علیل ہیں اور سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مجید احمد قریشی صاحب (سپرنٹنڈنٹ جیل) ابن مکرم قریشی محمود الحسن صاحب آف سرگودھا کا پچھلے دنوں میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا اور پیٹ سے رسولی نکالی گئی۔ اپریشن بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر دارالعلوم غربی ربوہ حلقہ خلیل مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب سے جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ مکرمہ شازیہ بنت مکرم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ تیسری دفعہ دل کے عارضے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال کے سی سی یو میں داخل ہو گئے ہیں۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم عبداللطیف تبسم صاحب معلم وقف جدید آف چک 22/75 ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 14۔ فروری 1999ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام قمر لطیف تجویز ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم لقمان ہمایوں صاحب ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب (مرحوم) ساکن جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ فرزانہ جبیں صاحبہ بنت مکرم رانا ذوالفقار علی بھٹی صاحب ناصر آباد غربی ربوہ مورخہ 99-2-14 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعوض حق مہر دس ہزار جرمن مارک پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال بھٹی صاحب مرحوم نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ ریاضی کے دوسرے سمسٹر (ستمبر تا جنوری 1999ء) میں بفضل خدا اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عید ملن پارٹی واقفین نو مغلپورہ لاہور

مورخہ 24۔جنوری 99ء کو حلقہ مغلپورہ کے واقفین نو کی عید ملن پارٹی مکرم محمد اسلام بھروانہ صاحب کے گھر منعقد ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اسلام بھروانہ صاحب نے افتتاحی دعا کروائی بعدہ پروگرام کے مطابق واقفین نو کی کھیلیں کروائی گئیں تمام بچوں نے بڑی خوشی سے حصہ لیا اور لطف اٹھایا۔ کھیلوں کے اختتام پر خواتین اور بچوں کو ایک جگہ اور مرد حضرات کو لان میں مختلف قسم کے چارٹ۔ سویاں۔ فروٹ مٹھائی اور چاکلیٹ پیش کیا گیا۔ اس اجلاس میں 25 واقفین نو 27 والدین اور 10 دیگر احباب نے شرکت کی۔

کھالوں کا ٹھیکہ

○ امسال کھال قربانی محلہ جات ربوہ کا ٹھیکہ دیا جانا ہے۔ جو احباب کھالوں کا ٹینڈر دینا چاہتے ہوں وہ 99-3-25 تک دفتر ہذا میں بند لفافہ میں ٹینڈر دے سکتے ہیں مورخہ 99-3-27 بوقت 5 بجے شام ٹینڈر کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان سکالرشپ

○ آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایجنسی (AUSAID) نے آسٹریلین ڈیولپمنٹ سکالرشپ دینے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست دہندہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنا لازمی ہے۔

عمر 40 سال سے کم

کم از کم 4 سال کا کام کا تجربہ اس فیلڈ میں جس میں تعلیم مطلوب ہے۔

تعلیمی ریکارڈ شاندار ہو۔

TOEFL میں کم از کم 550 یا IELTS میں 6.5 نمبر

یہ سکالرشپ ان مضامین تعلیم کے لئے ترجیحی بنیادوں پر دیا جائے گا جن کو تفصیل یہ ہے۔

ایجوکیشن۔ ایگریکلچر۔ ماحولیات۔ چائلڈ ہیلتھ۔ Populatiain وغیرہ۔

درخواست سے CV کے ساتھ دفتر AUSAID واقع آسٹریلین ہائی کمیشن P.O.BOX 1046 اسلام آباد کو 15۔اپریل 99 سے قبل ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم سمیع اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب)

مکرم سمیع اللہ صاحب ولد مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب ساکن بلاک بی کوٹھی نمبر 260 پیپلز کالونی۔ فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد اور والدہ محترمہ کریم بی بی صاحبہ دونوں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا والد صاحب کے نام پر جو قطعات نمبر 18/10-9 واقع محلہ دارالرحمت ربوہ رقبہ ایک کنال (فی قطعہ 10 مرلہ) بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہیں۔ وہ ان کے وارثان کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم حاجی حمید اللہ صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم شریف اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم سمیع اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم سعید اللہ صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ اختر حمید صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ بشریٰ اختر صاحبہ (بیٹی)
7۔ محترمہ بلقیس اختر صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ نجمہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

یوم مسیح موعود

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 23۔مارچ کو "یوم مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچاویں اور رپورٹ ارسال فرماویں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے بصورت عدم رابطہ وصیت محل نظر ٹھہر سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

امداد مریضاں

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کے لئے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے۔"

آئندہ کے لئے تیاری

"آئندہ ہمیں.... جو جنگ پیش آنے والی ہے۔ وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ کر ہوگی اور اس میں پہلی قربانیوں سے بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اگر ہم وہ قربانیاں پیش نہیں کریں گے تو ہمارا انجام اچھا نہیں ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔"

دعا

"اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو برے انجام سے بچائے اور اسے قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قیامت کے دن ہمارا اس کے حضور پیش ہونا ایک کامیاب اور بامراد اور باوفا خادم کی طرح ہو۔ نہ کہ بے وفا اور ناکام اور غدار غلام کی مانند۔"

(ماخوذ الفضل 15۔ نومبر 1946ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 16-مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
17-مارچ غروب آفتاب- 6-20
18-مارچ طلوع فجر- 4-50
18-مارچ طلوع آفتاب 6-12

عالمی خبریں

نواز شریف کو بتادیا
بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے پھر کہا ہے کہ میں نے نواز شریف کو بتادیا تھا کہ لاشوں کے انبار پر بس نہیں چل سکتی۔ پاکستان کا دورہ کیا تو مسلمانوں نے کشمیر میں 8 ہندو ماردیئے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں قتل و غارت جاری رہی تو دوستی کی بس لاشوں کے انبار پر رک جائے گی۔ دونوں ممالک ایٹمی طاقت ہیں جنگ کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ پاکستان کشمیر میں دہشت گردی بند کردے۔ تصفیہ طلب مسائل حل کرنے کے لئے مذاکرات کے سوا کوئی چارہ نہیں انہوں نے لوک سبھا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک کشمیر میں دہشت گردی جاری ہے تعلقات میں رکاوٹیں رہیں گی۔ کسی دباؤ کے سامنے نہیں جھکیں گے۔

حسینہ واجد کو سرزنش
بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے وزیراعظم حسینہ واجد کے خلاف توہین عدالت کا معاملہ نمٹاتے ہوئے انہیں سرزنش کی ہے کہ ان جیسے عہدے کے حامل لوگوں کو محض اخباری رپورٹوں اور بیانات کی بناء پر بیانات نہیں جاری کرنے چاہئیں۔ ان میں سدا سچ نہیں ہوتا۔

امریکہ کے خلاف چینی میزائیل
چین نے امریکہ پر حملے کے لئے 7- ایٹمی میزائیل نصب کردیئے ہیں۔ 20- ایٹمی میزائیل امریکہ کے کسی بھی شہر کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ میزائیل امریکہ کے چوری شدہ ایٹمی راز حاصل کرکے تیار کئے گئے ہیں۔

نسلی گروپوں کی نمائندگی
افغانستان کے حکومت مخالف شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ نسلی گروپوں کو نمائندگی دیئے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مجوزہ مخلوط حکومت میں ملک کے تمام نسلی گروپوں کو حصہ دیا جانا ضروری ہے۔

مفادات ایک طرف رکھ دیں
افغان لیڈر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ فریقین اپنے مفادات ایک طرف رکھ دیں۔ امن ہو جائے گا۔ طالبان اور شمالی اتحاد کا معاہدہ خوش آئند ہے۔ اتحاد کو حکومت میں مناسب نمائندگی دیئے بغیر خانہ جنگی ختم نہیں ہوگی۔

یورپی یونین اسرائیل کے خلاف
یورپی یونین نے بیت المقدس پر اسرائیل کا اختیار تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ بیت المقدس میں یورپی یونین کے سفیروں کو پیغام میں کہا گیا ہے کہ ابھی اس شہری حیثیت کا تعین کرنا باقی ہے۔

سنگین نتائج کی دھمکی
اسرائیل نے دھمکی دی ہے کہ اگر آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا اعلان کیا گیا تو فلسطینیوں کو سنگین نتائج بھگتنے ہوں گے۔ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت بنانے یا آزادی کے یکطرفہ اعلان سے طے پانے والے معاہدوں کے خلاف ورزی ہوگی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

انصاف میں تاخیر عالمی مسئلہ
سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ انصاف میں تاخیر صرف ہمارا نہیں عالمی مسئلہ ہے۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات وکلاء مقدمہ کو طول دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین سے منحرف ہو کر حکومت آسانی سے نہیں چل سکتی تمام اداروں کو آئین کے دائرہ میں رہ کر کام کرنا چاہئے کیونکہ یہی ملک کے بہترین مفاد میں ہے۔ انہوں نے کہا تفتیشی ایجنسیاں اور استغاثہ کی کرپشن انصاف میں تاخیر کا باعث ہے عدالتوں میں ایماندار جج تعینات کئے جائیں۔ ایک جج کے پاس 5/4 سو سے زیادہ مقدمے نہ ہوں اس وقت ایک جج کے پاس دو ہزار مقدمات ہیں۔

واپڈا کی آمدن پونے دو ارب کم
فوجی آپریشن کے بعد واپڈا کی آمدن پونے دو ارب روپے کم ہو گئی۔ اس کی وجہ بجلی کنکشنوں کا کٹنا ہے۔ جس سے 11 سو میگاواٹ بجلی ضائع ہو رہی ہے۔ فوجی آپریشن کے دوران فوجی اہلکاروں کی توجہ ارکان پارلیمنٹ اور عوام کی طرف ہے۔ کسی صنعتکار یا واپڈا اہلکار کا کیس سامنے نہیں آیا۔ یہ تفاصیل قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں وزیر بجلی گوہر ایوب نے بتائیں۔

برطرفی نہیں آئینی تبدیلی
پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں حکومت کی برطرفی نہیں آئینی تبدیلی چاہتی ہوں۔ وزیراعظم نے مجھے قتل کرانے کی سازش کی۔ تحقیقات کے لئے چیف جسٹس کی سربراہی میں کمیشن بنایا جائے۔ نواز شریف تیزی سے تنہا ہو رہے ہیں۔ صدر کے خطاب کے دوران اپوزیشن کے احتجاج پر حکومتی بنچوں میں خاموشی رہی۔ سندھ سے زیادتی کی جارہی ہے۔ بتایا جائے فوج میں کمی کیوں کی جارہی ہے۔

ضمنی الیکشن
نارووال کا ضمنی الیکشن مسلم لیگ کی انوری بیگم نے جیت لیا۔ پنجاب اسمبلی کی اس سیٹ پر مسلم لیگ نے 48 ہزار اور پیپلز پارٹی کے میجر (ر) طارق ضیاء ملک نے 2 ہزار ووٹ حاصل کئے۔

پہلا ایشین ٹیسٹ چیمپئن
پاکستان فائنل میں سری لنکا کو ہرا کر پہلا ایشین ٹیسٹ چیمپئن بن گیا۔ وسیم اکرم مین آف دی ٹورنامنٹ اور اعجاز مین آف دی میچ قرار پائے۔

عوامی تحریک بمقابلہ پیپلز پارٹی
عوامی تحریک کے طاہر القادری کے پاکستان عوامی اتحاد سے نکلنے کے بعد عوامی تحریک اور پیپلز پارٹی کے درمیان سخت محاذ آرائی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ طاہر القادری کو مشورہ دیا جارہا ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر اللہ اللہ کریں۔

خود تحقیقات کروں گا
چیف احتساب کمشنر مسٹر جسٹس مجدد مرزا نے بتایا ہے کہ اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات کی تحقیقات کے لئے نواز شریف، شہباز شریف، سیف الرحمن اور اسحاق ڈار کے خلاف خود تحقیقات کروں گا۔ چیف سیکریٹریوں سے ریکارڈ طلب کرلیا گیا ہے۔ حقائق سے باخبر افراد کو پیش ہونے کی ہدایت کردی گئی ہے۔ کافی شہادتیں مل گئیں تو معاملہ ہائی کورٹ کے احتساب بنچ کو بھیجا جاسکتا ہے۔

پراپرٹی ٹیکس کے نوٹس
پنجاب بھر میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے وارنٹ جاری کردیئے گئے ہیں۔ لاہور میں مختلف مقامات پر چھاپے مار کر 20 نادہندگان گرفتار کرلئے گئے۔ افسروں کو تیس مارچ تک واجبات کی وصولی کی ڈیڈ لائن دے دی گئی۔

دو تہائی اکثریت دلائیں
بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو دو تہائی اکثریت دلائی جائے۔ مخلوط انتخابی نظام لائیں گے۔ خواتین کی نشستیں بحال کریں گے۔ پریس کونسل بنائیں گے جس میں حکومتی نمائندے شامل نہیں ہوں گے۔

سکھ تاجروں کی پیشکش
بھارت سے آئے ہوئے سکھ تاجروں نے پیشکش کی ہے کہ وہ 50 کروڑ روپے سے واہگہ سے ننکانہ تک موٹروے تعمیر کردیں گے۔

کراچی کے حالات پھر خراب
وزیراعظم نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات پھر خراب ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو جلد انصاف مل جائے تو حالات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ عدالتیں اپنا کردار ادا کریں۔

وزیراعظم کی حمایت حاصل ہے
واپڈا کے ترجمان نے کہا ہے کہ بجلی چوروں کے خلاف آپریشن کے لئے وزیراعظم کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381 رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص * مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 647434

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515 رہائش 212300

نور کاجل آنکھوں کی صحت و تندرستی اور خوبصورتی کیلئے قدیمی کاجل
نور ابٹن کیل چھائیوں کو دور کرکے چہرے کے حسن و دلکشی میں اضافہ کرتا ہے
اب نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی میں دستیاب ہے تسلی کرکے خریدیں۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
☎: 211538
FAX: 212938

پلاٹ برائے فوری فروخت
پلاٹ نمبر 29 بلاک نمبر 19 محلہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء رقبہ 15 مرلے پانی بجلی گیس ٹیلیفون کی سہولیات علاقہ میں موجود ہیں نیز ایک پلاٹ دارالنصر شرقی رقبہ 10 مرلہ بھی قابل فروخت ہے
رابطہ: عبدالکریم ☎ 211340 اشتیاق احمد ☎ 211204 جاوید اقبال ☎ 212998